www.neweramagazine.com
رنگوں سے رنگین عید
ازقلم ملائکہ طاہر
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
New Era Magazine

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

رنگوں سے رنگین عید

از ملائکہ طاہر

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

یہ کہانی کیوٹ سے کپل کی ہے۔ کھٹی میٹھی محبت کی ہے۔اور پیاری پیاری نوک جھوک کی ہے۔

یہ کہانی ہے کھڑوس لڑکے کی اور شوخ چنچل لڑکی کی۔

یہ کہانی ہے شاہ کی دیوانی کی

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ زندہ تو ہے نہ۔" اُس نے اپنے ساتھی سے پوچھا۔

"لگ تو نہیں رہا۔ مجھے لگتا ہے ہم اِسے نہیں بچا پائے گیں۔" دوسرے نے افسوس کرتے ہوئے کہا۔

"ایسے مت کہو اس کا بچنا بہت ضروری ہے ورنہ ہم نہیں بچیں گیں۔ خدارا اِسے بچا لو۔" پہلے ساتھی نے فُل جزبات سے کہا۔

"ہائے میں مر گئی۔ یہ تم دونوں نے کیا کیا۔ بیڑا غرق ہو دونوں کا۔ منحوس اولاد ہی میرے نصیب میں لکھی تھی۔" نویرا بیگم نے صدمے سے کہا۔

"مما میں نے کچھ نہیں کیا یہ اِس ازلان کے بچے کے کام ہیں۔" وانیہ نے سارا الزام ازلان پر ڈال دیا۔

"چپ کر کمبخت میرا نیا موبائل تھا ابھی پچھلے مہینے ہی تیرے باپ نے لے دیا تھا اور تم دونوں نے اِسے کھول کے رکھ دیا ہے۔" نویرا شاہ اپنے نئے موبائل کا حال دیکھ کر بولی۔

"وہ مما میں بس دیکھ رہا تھا یہ اندر سے کیسے دِکھتا ہے۔" ازلان معصومیت سے بولا۔

"ہاں ہاں تم تو سائنسدان کی اولاد ہو نا جو اِسے کھول کر نیا عجوبہ بنا رہے تھے۔" نویرا شاہ ازلان کو غصّے سے گھورتے ہوئے بولی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اچھانا مما اب ازی کو معاف کر دیں وہ اپنی پاکٹ منی سے آپ کو بلکل نیو موبائل لے دے گا کیوں ازی۔" وانیہ شرارت سے بولی۔

"ہاں میں لے دوں گا آپ کو نیا موبائل۔" ازلان وانیہ کو گھورتے ہوئے دانت پیس کر بولا۔

"آج آئیں زرا تمہارے بابا کہتی ہوں میں اُن سے کہہ اِس عید پر جب بھائی صاحب آئیں نا تو تم دونوں کو ٹِھکانے لگائیں۔ بس اب بہت ہو گیا ہے۔" نویرا شاہ غصّے سے بولی۔

"آہی نا جائیں بڑے بابا پاکستان۔ پچھلی عید پر بھی انھوں نے آنا ہی تھا۔" وانیہ منہ بنا کر بولی۔

شرم تو نہیں آتی زرا سی بھی تایا ابو ہیں وہ تمہارے اور سُسر جی بھی ہیں۔ ایسے بولتے ہیں کیا اُن کے بارے میں۔" ازلان افسوس کرتے ہوئے نفی میں سر ہلا کر بولا۔

"تو تمہارے بھی وہ تایا ابو اور سُسر جی ہیں۔ صرف میرے نہیں ہیں۔" وانیہ نے جھٹ سے جواب دیا۔

"اِس عید پر صرف بھائی صاحب نہیں بچے اور بھابھی بھی آرہی ہیں۔ اور اُن کا ارادہ تم دونوں کو ٹِھکانے لگانے کا ہی ہے۔" نویرا شاہ نے دونوں کے سر پر بم پھوڑا۔

"نہیں ں ں ں ں ں ں ں ں ں ں ں ں" وانیہ اور ازلان ایک ساتھ چیخے۔

"بند کرو اپنے ڈرامے اور کمرے میں جاؤ فوراً۔ تمہارے بابا آئیں گیں تو آواز دوں گی۔ آ کر کھانا کھا لینا"

"جی مما۔" دونوں ایک ساتھ ہی بولے اور اوپر اپنے کمروں میں چلے گئے۔

"ازی اب کیا ہو گا مجھے نہیں کرنی اُس شاہ کے بچے سے شادی یاد ہے بچپن میں کتنا ڈرپوک تھا۔ اور اُس کی وہ کتابی کیڑا بہن عرف تمہاری منکوحہ کتنی سڑی ہوئی رہتی تھی۔" ازلان اور وانیہ اِس وقت وانیہ کے کمرے میں بیٹھے اپنے دل کی بھڑاس نکال رہے تھے۔

"ہاں اور یاد ہے جب وہ پانچ سال پہلے آئے تھے تب اُن دونوں میں کتنا ایٹیٹیوڈ تھا۔ لیکن بڑے بابا اور بابا نے مل کر ہمارا نکاح کروا دیا۔" ازلان بھی یاد کرتے ہوئے بولا۔

"ہم نے تو پانچ سال سے بڑے بابا اور بڑی ماما کے علاوہ اُن دونوں سے بات ہی نہیں کی۔ نا اُن کی کوئی تصویر دیکھی۔ مجھے نہیں کرنی اُس شاہ سے کوئی شادی وادی۔ یاد نہیں

نکاح کے وقت بھی میرے سے زیادہ اُس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ہاہاہا" وانیہ ہنستے ہوئے بولی۔

"ہاہاہاہااوراوراُس کی بہن سے جب نکاح کا پوچھا گیا تو اُس کتابی کیڑے نے کیا کہا تھا (Accepted) ہاہاہا پھر بڑے بابا نے کہا تھا بیٹا انگریزی میں نہیں اردو میں کہتے ہیں قبول ہے۔" ازلان ہنسی سے لوٹ پھوٹ ہو کر بولا۔

"ازی میرے پاس ایک آئیڈیا ہے جس سے ہم دونوں اِس شادی سے بچ جائیں گیں۔" وانیہ آگے ہو کر بولی۔

"کیا جلدی بولو۔" ازلان فوراً سیدھا ہوا۔

"وہ یہ کہ-----------------------پھر یہ شادی نہیں ہو گی خس کم جہاں پاک۔" وانیہ شرارتی مسکراہٹ سے بولی۔

"واہ میری بہن تو بہت عقلمند ہے۔میں تمہارے ساتھ ہوں۔مجھے بھی یہ شادی نہیں کرنی۔" ازلان اُسے داد دیتے ہوئے بولا۔

"وانیہ".......

"ازلان".......

"آکر کھانا کھالو تمہارے بابا سے ویٹ کر رہے ہیں۔"

"آرہیں ہیں ماما۔"

"ازی پلان یادرکھنا۔"وانیہ جاتے جاتے مڑی۔

"اوکے میری ماں یاد ہے۔"

)حنان اور باسط شاہ دونوں بھائی تھے۔باسط شاہ کی شادی تیمینہ بیگم سے ہوئی تھی اور حنان صاحب کی شادی نویرا بیگم سے ہوئی تھی۔والد اور والدہ ایک حادثے میں گزر گئے تھے۔باسط شاہ اور تیمینہ شاہ کے دو بچے ضرار شاہ اور حِبہ شاہ تھے۔اُن دونوں میں تین سال کا فرق تھا۔جبکہ حنان صاحب کے دو جڑواں بچے ازلان شاہ اور وانیہ شاہ تھے۔ازلان اور وانیہ حِبہ سے سال بڑے تھے۔باسط شاہ والدین کی وفات کے بعد امریکہ چلے گئے جہاں وہ دس سال سے مقیم تھے۔پانچ سال پہلے آکر انھوں نے اپنے اور اپنے بھائی کا رشتہ اور مضبوط کرنے کیلئے ضرار کا نکاح وانیہ سے اور ازلان کا نکاح حِبہ سے کروادیا اور اب وہ ہمیشہ کیلئے پاکستان شفٹ ہورہے تھے۔(

"ازی تنگ نہیں کرو میں نے پانی تمہارے اوپر پھینک دینا ہے۔"وانیہ پودوں کو پانی دے رہی تھی جب ازلان اُسے تنگ کرنے آگیا۔

"ازی میں کہہ رہی ہوں مت تنگ کرو مجھے باز آجاؤ ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔"

"یار وانی میری عزت کیا کرو پورے دس منٹ بڑا ہوں تم سے۔"ازلان منہ بنا کر بولا۔

"ہنہہ دس منٹ کے کچھ لگتے تم مجھ سے سو سال بھی بڑے ہوتے ناتب بھی تم سے ایسے ہی بات کرتی۔"

"اچھا ابھی بتاتا ہوں۔"ازلان نے پانی کا پائپ پکڑ کر وانیہ کی طرف کر دیا۔

"ازلاااانہیہہ نننن"

"اب تو تم گئے۔"وانی نے بھی پائپ اُس کی طرف کر دیا۔

اِس وقت لان کا منظر دیکھنے والا تھا۔ازلان پورا بھیگا ہوا آگے آگے بھاگ رہا تھا اور وانیہ پانی کا پائپ لیے خود بھی پوری طرح سے بھیگی ہوئی اُس کے پیچھے پیچھے بھاگ رہی تھی۔اتنی دیر میں مین گیٹ سے وائٹ کلر کی کار اندر آئی۔

"رُکو رُکو وانی یہ کون ہے۔"ازلان رُکتے ہوئے بولا۔

"پتہ نہیں ازی چلو دیکھتے ہیں۔"وانیہ اور ازلان گیراج کی طرف بڑھے۔

"بڑے باباااا"باسط شاہ کو کار میں سے نکلتا دیکھ کر وانیہ چیخی۔

"سرپرائز"باسط شاہ مسکراتے ہوئے بولے۔

"ارے بڑے بابا بہت اچھا سرپرائز ہے یہ تو پر ہم آپ سے ابھی نہیں مل سکتے۔"

ازلان اپنے اور وانیہ کے کپڑوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

"کوئی نہیں خیر ہے بیٹا جی ہمیں پانی کچھ نہیں کہتا آ جاؤ۔" باسط شاہ باری باری ازلان اور وانیہ کو ملتے ہوئے بولے۔

"مجھ سے بھی کوئی ملے گا یا سارا پیار اپنے بڑے بابا کیلئے ہے۔" تیمینہ شاہ بولی۔

"بڑی ماما آپ بھی آئی ہیں۔" وانیہ انہیں ملتے ہوئے بولی۔

"صرف میں نہیں ضرار اور حِبہ بھی آئے ہیں۔" تیمینہ شاہ مسکرا کر بولی۔

"وانیہ ازلان کیا شور مچایا ہوا ہے نالائق اولاد کہیں کی۔ مجال ہے جو دو منٹ سکون ہو اب کیا اااا۔ ارے بھائی صاحب بھا بھی آپ" نویرا شاہ جو ازلان اور وانیہ کو ڈانٹتے باہر آ رہی تھی باسط اور تیمینہ شاہ کو دیکھ کر رُک گئی۔

"کیسے ہیں آپ لوگ اور بچے نہیں آئے۔" نویرا شاہ نے ملتے ہوئے پوچھا۔

"آئیں ہیں نا ہم بھی چھوٹی ماما۔ کیسی ہیں آپ میں نے آپ سب کو بہت مِس کیا۔" حِبہ گاڑی سے اُترتے ہوئے بولی۔

"ارے میری بیٹی کتنی پیاری ہو گئی ہے۔" نویرا شاہ حِبہ کو پیار کرتے ہوئے بولی۔

"وانی کیا تم بھی وہی سوچ رہی ہو جو میں سوچ رہا ہوں۔" ازلان نے اُس کے کان میں

سرگوشی کی۔

"ہاں میں سوچ رہی ہوں یہ وہی حِبہ ہے جو کتابی کیڑا انگلش بولتے نا تھکتی تھی آج کیسے بِنا کتاب کے اُردو میں آرام سے سب سے بات کر رہی ہے۔" وانیہ سوچتے ہوئے بولی۔

"ارے وانییی میری پیاری سی بھابھی کیسی ہو۔" حِبہ وانیہ سے گلے ملتے ہوئے بولی۔

"میں تو ٹھیک ہوں تم ٹھیک نہیں لگ رہی۔"

"ایسی باتیں نا کرو وانی تب میں چھوٹی تھی اب میں ٹھیک ہو گئی ہوں۔ سچی" حِبہ بولی۔

"ارے وہ تو سب ٹھیک ہے کیا ضرار نہیں آیا۔" ازلان حِبہ سے نظریں ہٹا کر بولا۔ اُن سب میں ایک ایک سال کا فرق تھا اور بچپن میں وہ سب دوست تھے اِس لیے وہ ایک دوسرے کو ناموں سے پکارتے تھے۔

"ضرار بھائی کو کچھ کام تھا اِس لیے وہ راستے میں اتر گئے تھے۔" صرف حِبہ ضرار کو بھائی بولتی تھی۔

"اچھا چلو اندر چلیں سب وانیہ اور ازلان جاؤ دونوں کپڑے بدلو جا کر۔" نویرا شاہ جاتے ہوئے دونوں کو آنکھیں دیکھانا نا بھولی۔

"ازی ازی ازی آاااا" وانیہ ازلان کو آوازیں دیتی سیڑھیاں اتر رہی تھی کہ کسی وجود

سے بہت زور سے ٹکرائی۔

"آئی امی میرا ناک ٹوٹ گیا ہائے اللہ۔اندھے ہو نظر نہیں آتا دیکھ کر نہیں چل سکتے۔"

وانیہ بنا دیکھے سامنے والے پر چڑھ دوڑی۔

"وانی آئی ایم سوسوری میں تمہارے پاس ہی آرہا تھا ملنے۔زیادہ زور سے تو نہیں لگی۔"

سامنے والے نے معزرت کی۔

"ہو کون تم اور میرے گھر میں کیا کر رہے ہو؟اور ایک منٹ تم میرا نام کیسے جانتے

ہو؟"وانیہ آئبرو اچکا کر بولی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"وانی...."ازلان وانیہ کو آواز دیتا وہیں آگیا۔

"ازی یہ کون ہے؟"وانیہ نے ازلان سے پوچھا جبکہ سامنے والا مزے سے وانیہ کو دیکھ

رہا تھا۔

"وانی یہ"......

"یہ".......

"یہ"......

ازلان یہ پر ہی اٹک گیا۔

"کیا یہ یہ لگا رکھی ہے تم نے۔اور کون ہو بھائی تم؟"وانیہ کمر پر ہاتھ رکھ کر لڑاکا

عورتوں کی طرح بولی۔

"خدا کا خوف کرو لڑکی بھائی نہیں ہوں میں تمہارا توبہ کرو۔" سامنے والے نے فوراً کانوں کو ہاتھ لگایا۔

"تو کیا شوہر ہو؟" وانیہ بنا سوچے سمجھے بولی۔

"جی مادام میں آپ کا شوہر نامدار ہی ہوں۔" ضرار مسکرا کر بولا۔

"ضرار شاہ" وانیہ نے ازلان کی طرف دیکھا تو اُس نے فوراً ہاں میں سر ہلایا۔

"شاہ تم نہیں میرا مطلب آپ سامنے سے ہٹ جائیں اور دوبارہ میرے راستے میں نہیں آنا چلو ازی" وانیہ گڑبڑا کر ازلان کا ہاتھ پکڑتی واپس اپنے کمرے کی طرف گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ازی".....

"وانی"......

"ازی اب کیا کریں یہ دونوں بہن بھائی تو کتنا بدل گئے ہیں۔" وانیہ رونی صورت بنا کر بولی۔

"وہ حِبہ بھی صاف اُردو بول رہی ہے وہ بھی بِنا کتاب کے اور ماما اور بابا سے فری ہو کر بات کر رہی ہے۔" ازلان بولا۔

"یار یہ شاہ تو بلکل بدل گیا ہے کتنا ہینڈسم ہو گیا اور تو اور مجھ سے ڈرا بھی نہیں۔ میں خود

ہی ڈر گئی۔کیسے میرے منہ سے تم کی جگہ آپ نکلا۔"

"وانی اِن دونوں بہن بھائی کو دیکھ کر لگ رہا ہے ہمیں اپنا پلین بدلنا پڑے گا۔"

"ہاں ازی مجھے لگ رہا کہیں میں شادی کیلئے خوشی خوشی ہاں نا کر دوں۔"

"اور میں بھی حِبہ سے محبت نا کرنے لگو۔"

"یخخخخ نہیں" دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر بولے۔

"یہ ہم کیسی باتیں کر رہے ہیں وانی۔" ازلان جھر جھری لے کر بولا۔

"استغفار" وانیہ نے فوراً کانوں کو ہاتھ لگایا۔

"ہم ابھی اپنے پلین پر ہی عمل کریں گیں باقی بعد میں سوچیں گیں۔چلو اب نیچے ورنہ ماما نے ہمارا پلین فلوپ کر دینا ہے۔" ازلان کہتا ہوا نیچے کی طرف بڑھا اُس کی پیچھے وانیہ بھی گئی۔

"کہاں چلے گئے تھے بچوں تم لوگوں کے بڑے بابا اور بڑے ماما کب سے ویٹ کر رہے تھے۔" حنان شاہ دونوں کو نیچے اترتا دیکھ کر بولے۔

"وہ بابا ہم چینج کرنے گئے تھے۔" ازلان بولا۔

"وانیہ ازلان تم دونوں ضرار سے ملے۔"نو یرا شاہ نے دونوں سے پوچھا۔

"جی ماما"دونوں ایک ساتھ بولے جبکہ ضرار نے وانیہ کو گھورا جو اُسے غلطی سے ٹکرانے کو ملنا کہہ رہی تھی۔

"اچھا اب رات ہو رہی ہے تو ہم آرام کرنا چاہے گیں" باسط شاہ اٹھتے ہوئے بولے۔

"جی جی ضرور بھائی صاحب نو یرا نے روم کھلوا دیا ہے۔"حنان شاہ بولے۔

"چھوٹے بابا چھوٹی ماما اگر آپ لوگ بُرا نا مانے تو میں وانیہ سے اکیلے میں بات کر سکتا ہوں۔"ضرار نے حنان شاہ اور نو یرا شاہ سے اجازت لی۔

"نہیں بابا اِس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔"

"تم چپ کرو ازلان جاؤ بیٹا باہر لان میں بات کر لو۔"ازلان کے بیچ میں بولنے پر نو یرا بیگم اُس کو آنکھیں دکھاتی ہوئی بولی۔

"جاؤ بھی وانیہ بیٹا بچہ ویٹ کر رہا ہے۔"وانیہ کو ڈھیٹ بنے وہیں بیٹھے دیکھ کر حنان شاہ بولے۔

"ہاں چلو وانیہ"وانیہ کے ساتھ ہی ازلان اٹھا۔

"ایک منٹ تم کہاں جا رہے ہو۔"حنان شاہ نے ازلان سے پوچھا جو وانیہ کا ہاتھ پکڑے مزے سے ضرار سے پہلے باہر جا رہا تھا۔

"وہ بابا لان میں جارہے ہیں ضرار نے بات کرنی ہے ناوانیہ سے۔"

"تو وانیہ سے بات کرنی ہے تم کیا کرنے جارہے ہو؟تم اپنی بیوی سے بات کرو چلو اِدھر آؤ۔شاباش۔"حنان شاہ ازلان کو پکڑتے ہوئے بولے۔

"چلو وانی ہم لان میں چلیں۔"ضرار وانیہ کو لے کر لان میں چلا گیا۔

"تم مجھے اگنور کیوں کررہی ہوں؟"لان کے جھولے پر بیٹھتے ہوئے ضرار نے سوال کیا۔

"(یہی تو پلین ہے ہمارا)"وانیہ نے دل میں جواب دیا۔

"اچھا چھوڑو یہ بتاؤ مجھ سے پانچ سال بات کیوں نہیں کی؟"

("ناراض تھی کہ میرا نکاح بُدھو شاہ سے کرادیا ہے")

"مجھے مِس کیا؟"

("چاہے بُدھو تھے لیکن بہت مِس کیا")

"کیا اب بھی مجھ سے بات نہیں کرو گی؟"

("کوشش تو یہی ہے")

"وانی اپنے شاہ کو معاف نہیں کرو گی؟"ضرار نے گہرا سانس لے کر وانیہ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا جو ابھی تک خاموش تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"(لگتا ہے اب بولنا ہی پڑے گا)" وانیہ دل میں بولی۔

"جانِ شاہ"....

ضرار کے اِسطرح کہنے سے وانیہ کے ہارٹ نے بِیٹ مِس کی۔

"دیکھیں شاہ میں آپ سے کوئی بات نہیں کروں گی۔"

"لیکن کیوں۔وجہ بھی بتاؤ نا۔"

"اِس لیے کیونکہ آپ ہمیں چھوڑ کر امریکہ چلے گئے تھے۔اور تو اور جب پانچ سال پہلے آئے تھے تب ایک بار بھی مجھ سے بات نہیں کی تھی۔اِس لیے اب مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔" وانیہ غصّے سے کہتی اندر چلی گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"حنان کیا خیال ہے عید کے تیسرے دن نا رکھ دیں دونوں بچوں کی رُخصتی۔" اگلے دن صبح ناشتے کے بعد سب چائے پی رہے تھے تو باسط شاہ بولے۔

"لیکن بھائی صاحب عید میں تو بس دو ہفتے رہ گئے ہیں۔تیاریاں کیسے ہوں گیں۔"

"تیاریاں بھی ہو جائیں گیں۔بس ڈن کرو عید کے دوسرے دن ہم چاروں کی مہندی کر لیتے ہیں اور تیسرے دن بارات اور اُس سے اگلے دن ولیمہ۔پہلے دن تو قربانی ہو گی

نا۔" باسط شاہ تفصیل بتاتے ہوئے بولے۔

"ٹھیک ہے بھائی صاحب جیسا آپ کو ٹھیک لگے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔"

"لیکن مجھے اعتراض ہے۔" ازلان کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔

"اور مجھے بھی ہے۔" وانیہ بھی ساتھ بولی۔

"تم دونوں کو کیا مسئلہ ہے بڑے بات کر رہے ہیں نا تو بیچ میں مت بولو۔" نویرا بیگم دانت پیس کر بولی۔

"ارے بھابھی بولنے دیں بچوں کو کیا بات ہے بچوں کیوں اعتراض ہے آپ دونوں کو۔" تیمینہ شاہ بولی جبکہ ضرار اور حِبہ کی سانسیں رُک چکیں تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"وہ بڑی ماما ہمیں یہ اعتراض ہے کہ اگر عید پر ہماری شادی رکھ دی جائے گی تو ہم عید کیسے انجوائے کریں گیں۔" وانیہ نے اصل بات بتائی تب جا کر ضرار اور حِبہ کو سانس آئی۔

"اُفففففف نالائق اولاد پہلی عید تھوڑی ہے ہر عید پر انجوائے کرتے ہو۔ بس اب تم دونوں کی شادی اِسی تاریخ پر ہی ہو گی۔" نویرا شاہ نے اپنا فیصلہ سنایا۔

"بلکل صحیح کہہ رہی ہے تمہاری ماں اور آج تم دونوں بچوں کو ملتان گھمانے لے جاؤ گے۔ سمجھ گئے۔" حنان شاہ نے بھی نویرا شاہ کا ساتھ دیا۔

"جی بابا..."ازلان اور وانیہ ایک ساتھ بولے۔

"وانی....ایک منٹ رُکو۔"وانیہ اپنے کمرے میں جارہی تھی جب حِبہ نے اُسے روکا۔

"ہاں کیا ہوا حِبہ۔آؤ میرے کمرے میں ہی آجاؤ۔"

"وانی تم مجھ سے بھی ناراض ہو دیکھو امریکہ جانے کا فیصلہ ماما اور بابا کا تھا۔پلیز وانی مجھ سے ناراض مت ہو۔"حِبہ کمرے میں موجود صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"دیکھو حِبہ میری تم سے کوئی ناراضگی نہیں ہے میں بس شاہ سے ناراض ہوں۔تم تو میری بہنوں سے بھی بڑھ کر ہو۔وہ الگ بات ہے کہ میں تمہاری انگلش بُکس سے چِڑتی تھی مگر اب تم بلکل انسان بن گئی ہو اب ہم دوست بن سکتے ہیں۔"وانیہ حِبہ کو گلے لگاتی شرارت سے بولی۔

"یار تب میں ایک اسٹوڈنٹ تھی اور بس مجھے پڑھنے کا جنون تھا اِس لیے۔لیکن اب میری پڑھائی ختم ہو گئی ہے اب میں بھی مستی کر سکتی ہوں۔"

"تو ٹھیک ہے پھر تم میری مدد کرو گی شاہ سے بدلا لینے میں بولو منظور ہے۔"وانیہ نے ہاتھ آگے کیا۔

"ویسے تو میں بھائی کو دھوکا نہیں دے سکتی لیکن تمہارے لیے سب منظور ہے۔"حِبہ نے وانیہ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔

"یہ ہوئی نا بات۔"

"لیکن حِبہ ازلان"...

"وہ تم سے خفا ہے جیسے میں شاہ سے ہوں۔اب اُس کو منانا تمہارا کام ہے چھوٹی موٹی ہیلپ کر دوں گی میں۔"وانیہ آنکھ مار کر بولی۔

"چلو اب تمہیں اپنا پیارا سا ملتان گُھماؤں۔وہ دونوں گیراج میں ویٹ کر رہے ہوں گیں۔"

"ہاں چلو۔"

"ازی چابی دو۔"وانیہ گاڑی کی چابی مانگتے ہوئے بولی۔

"کیوں دوں میں نے کہا ہے نا میں گاڑی چلاؤ گا بس۔"ازلان ضدی لہجے میں بولا۔

"میں نے بھی کہا ہے میں ہی گاڑی چلاؤ گی ورنہ میرے بغیر جاؤ۔"وانیہ بھی اُسی لہجے میں بولی۔

"وانی ضدمت کروازی کو گاڑی چلانے دو۔" ضرار بیچ میں بولا۔

"او ہیلو مسٹر پہلی بات میرا نام وانیہ ہے۔ وانی صرف میرے اپنے کہتی ہیں۔ دوسری بات میں ضد کروں جو مرضی کرو آپ ہوتے کون ہیں بیچ میں بولنے والے۔" وانیہ ضرار پر چڑھ دوڑی۔

"یہ لو میری ماں چابی چلاؤ گاڑی اور اب لڑنے مت لگ جانا۔ بیٹھو سب جلدی سے۔" ازلان بات ختم کرتے ہوئے بولا۔

"وانی میری بہن بس آہستہ چلانا۔" ازلان ممنمنایا۔

"اچھا اب بیٹھو سب۔" وانیہ گاڑی میں بیٹھتے ہوئے بولی۔

ضرار فوراً ازلان سے پہلے وانیہ کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جبکہ ازلان ہونقوں کی طرح کھڑا تھا کہ ہوا کیا ہے۔

"تو پیچھے اپنی بیوی کے ساتھ بیٹھ جا سالے۔" ضرار آنکھ مارتے ہوئے بولا۔

"آپ نے میرے بھائی کو گالی دی اور آپ پیچھے بیٹھے آگے حِبہ بیٹھے گی۔" وانیہ غصّے سے گویا ہوئی۔

"ڈارلنگ بیوی کا بھائی سالا ہی ہوتا ہے اور میں توازی کو اُس کی بیوی کے ساتھ بیٹھنے کا موقع دے رہا ہوں یو نو مجھے کباب میں ہڈی نہیں پسند۔" ضرار بے تکلفی سے

بولا۔ جبکہ حِبہ پیچھے بیٹھ کر سکون سے شُو انجوائے کر رہی تھی۔اور ازلان فرنٹ سیٹ کا دروازہ پکڑے صدمے سے کھڑا تھا۔

"اوہ ضرار شاہ شرم تو بلکل نہیں آتی میرے سامنے میری بہن کو ڈارلنگ بولتے ہو اور مجھے ہڈی۔"بلآخر ازلان صدمے سے باہر آہی گیا اور وانیہ سے پہلے ضرار کو جواب دیا۔

"ازلان شاہ تو کیا تمہیں ڈارلنگ بولوں اور تمہاری بہن کو ہڈی؟"ضرار آئی بر واچکا کر بولا۔

"استغفر اللہ کیا بکے جا رہے ہو۔"ازلان کانوں کو ہاتھ لگاتا پیچھے بیٹھ گیا۔

"اگر آپ دونوں کی عشق معشوقی ختم ہو گئی ہو تو بتانا پسند کریں گیں کہ کہاں چلے پہلے۔"وانیہ بیزار ہوتے ہوئے بولی۔

"وانی میں آگے بیٹھوں گا میں ہمیشہ تمہارے ساتھ بیٹھتا ہوں۔"ازلان بچوں کی طرح ضد کرتے ہوئے بولا۔

"میں بھی اپنی بیوی کے ساتھ بیٹھو گا۔ دیکھتا ہوں کون اُٹھاتا ہے مجھے۔"ضرار بھی اُسی لہجے میں بولا۔

"میں بیٹھو گا میری بہن ہے۔"

"نہیں میں بیٹھو گا میری بیوی ہے۔"

"میں"....

"نہیں میں".....

"بسسسسس دونوں چپ کر کے پیچھے بیٹھو اور حِبہ تم آگے آؤ۔" وانیہ غصے سے بولی۔ ضرار چپ کر کے باہر نکلا اور پیچھے بیٹھا۔ ازلان بھی فوراً پیچھے بیٹھا۔ حِبہ دونوں کو دیکھتی دِل جلانے والی مسکراہٹ سجائے سکون سے آگے آکر بیٹھی۔ اور وہ دونوں جلتے کڑھتے پیچھے بیٹھے۔ اُن کے بیٹھے ہی گاڑی آگے بڑھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اُف آج تو بہت مزا آیا مجھے وانی۔" حِبہ مسکراتے ہوئے بولی۔ وہ چاروں گھوم پھر کر اب لوٹے تھے۔

"ہاں میں نے بھی بہت انجوائے کیا۔" وانیہ بولی۔

"آ گئے بچوں۔" باسط شاہ سب کو دیکھتے ہوئے بولے۔

"جی بابا ہمیں آج بہت مزا آیا۔" حِبہ باسط شاہ کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولی۔ لاونج میں گھر کے سب افراد ہی موجود تھے۔

"چلو یہ تو اچھی بات ہے۔ اب میرے پاس بھی ایک سرپرائز ہے۔" باسط شاہ

مسکرائے۔

"ہماری شادیوں کے علاوہ جو سرپرائز ہے وہ دے دیں بڑے بابا۔" ازلان جھٹ سے بولا۔

"ہاہاہا بچے شادی کے بارے میں کوئی بات نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ ہم اپنے گھر میں شفٹ ہو رہیں ہیں۔"

"لیکن کیوں بڑے بابا۔ یہ گھر ہے تو سہی اور میری تو ابھی حِبہ سے دوستی ہوئی ہے پھر آپ لوگ چلیں جائیں گیں۔" وانیہ ناراض ہوتے ہوئے بولی۔

"اوہو بچے یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ لیکن ہم نے اب ہمیشہ کیلئے پاکستان میں رہنا ہے تو اپنا گھر تو ہونا چاہیے۔ آپ لوگ ایک دوسرے سے دُور نا ہوں اِس لیے جو سامنے گھر ہے وہ ہم نے لیا ہے۔" باسط شاہ مطمئن انداز میں بولے۔ جبکہ اُن کی بات سُن کر وانیہ کی آنکھیں چمک اُٹھیں۔

"سچ میں بڑے بابا آپ نے وہ سامنے والا بنگلہ لیا ہے۔ وہ تو ہمارے بنگلے سے بھی بڑا ہے اور مزے کی بات وانیہ اُس گھر کی دیوانی ہے۔" ازلان مزے سے بولا۔

"یہ تو اچھا ہو گیا اب تو وہ گھر وانیہ کا بھی ہے کیوں میری جان" تیمینہ بیگم وانیہ کو ساتھ لگاتے ہوئے بولی۔

"کب شفٹ ہونا ہے پھر۔" ضرار نے باسط شاہ سے پوچھا۔

"کل ہی شفٹ ہو جائیں گیں۔" باسط شاہ حنان شاہ کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گئے۔ وانیہ ازلان کو کام کے بہانے اپنے کمرے میں لے گئی کیونکہ اُس نے ازلان کی کلاس لینی تھی۔

"کیا مسئلہ ہے وانیہ سب نیچے بیٹھے تھے۔ تم مجھے کیوں لے آئی ہو۔" ازلان بازو جھڑاتا ہوا بولا جو وانیہ نے غصے سے جکڑا ہوا تھا۔

"تم شاہ کے ساتھ کیسے فری ہو رہے تھے آج۔ زیادہ دوستیاں کر لیں ہیں ہاں۔" وانیہ لڑاکا عورتوں کی طرح بولی۔

"ہاں تو تم نے بھی تو حِبہ سے بہت دوستی کر لی ہے۔" ازلان اُسی انداز میں بولا۔

"حِبہ کا کوئی قصور نہیں ہے۔"

ضرار کا بھی کوئی قصور نہیں ہے۔"

"تم ضرار کے نہیں میرے بھائی ہو۔"

"تم بھی حِبہ کی نہیں میری بہن ہو۔"

"تم جیلس ہو رہے ہو۔"

"تم بھی جیلس ہو رہی ہو۔"

"اچھا بچوں میرے ساتھ دشمنیاں۔"

"بلکل"

"ازلان شاہ آج سے تمہاری اور میری جنگ شروع۔" وانیہ منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی۔

"تو ٹھیک ہے وانیہ شاہ آج سے میں ضرار کے ساتھ ہوں۔" ازلان بھی اُسی انداز میں بولا۔

"اب دیکھنا میں کرتی کیا ہوں تمہارے ساتھ بچوں۔" وانیہ کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکلی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میری بلی مجھے ہی میاؤں میاؤں۔" ازلان نے پیچھے سے ہانک لگائی۔

"ہنہہہ" وانیہ پیر پٹختی نیچے گئی۔

"بھائی یہ والا رُوم کتنا پیارا ہے اور اِس کا ٹیرس کتنا پیارا۔ بس اب یہ رُوم میرا۔" وہ لوگ آج ہی اپنے گھر میں شفٹ ہوئے تھے۔ ضرار نے اوپر ٹیرس والا رُوم پہلے ہی لے لیا تھا کیونکہ اُسے ازلان نے بتایا تھا کہ وانیہ کو ٹیرس والے رُوم بہت پسند

ہیں۔وانیہ کے خود کے کمرے میں ٹیرس تھا۔ جس بات ازلان ہمیشہ اُس سے لڑتا تھا۔اب حِبہ ضرار کا رُوم دیکھ کر پاگل ہو گئی کیونکہ ضرار کا رُوم بہت ہی پیارا تھا۔

"سوری ٹو سے حِبہ پر یہ میرا رُوم ہے اور میں یہ لے چکا ہوں۔"ضرار دو ٹوک بولا۔

"بھائی آپ اپنی پیاری سے بہن کو یہ رُوم نہیں دے سکتے۔"حِبہ صدمے سے بولی۔

"نہیں۔"ضرار سکون سے بولا۔

"آئی ہیٹ یو بھائی وانیہ بلکل ٹھیک کہتی ہے آپ کو کھڑوس ہٹلر اور اور اور جن۔"حِبہ وانیہ کے دیے ہوئے نام یاد کر کے غصے سے بولی۔

"تم اپنے اکلوتے بڑے بھائی کو ایسے کہو گی۔"ضرار معصوم شکل بنا کر بولا۔اور یہی نرم دل حِبہ کا دل پِگل گیا۔

"ارے نہیں بھائی میں بس ایسے ہی کہہ رہی تھی۔آپ پلیز ناراض نا ہوں۔"حِبہ فوراً سے بولی۔

"ہاہاہاہا توبہ حِبہ تم تو اتنے جلدی سیر ئس ہو جاتی ہو۔میں مزاق کر رہا تھا۔"ضرار ہنستے ہوئے بولا۔

"بھائی آپ بہت بُرے ہیں میں جا رہی ہوں۔"حِبہ کہتی ہوئی باہر چلی گئی۔

ازلان اور وانیہ پہلی بار خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے۔حنان شاہ نے نویرا شاہ سے اشاروں میں پوچھا کہ اِن دونوں کو کیا ہوا ہے مگر وہ بھی لاعلم تھی۔

"وانی...."حنان شاہ نے پیار سے وانیہ کو مخاطب کیا۔

"جی بابا۔"وانیہ اُن کی طرف متوجہ ہوئی۔

"بیٹا آج تمہاری طبیعت ٹھیک ہے۔ازی سے کوئی بات نہیں کر رہی کیا کوئی لڑائی ہوئی ہے۔"حنان شاہ تشویش سے بولے۔

"بابا میں بے وفا لوگوں سے بات کرنا پسند نہیں کرتی۔"وانیہ کا اشارہ ازلان کی طرف تھا۔

"تم مجھے بے وفا کہہ رہی ہو۔"ازلان نے فوراًاُس وانیہ کو دیکھا۔

"جو مرضی سمجھو۔"وانیہ نے کندھے اچکائے۔

"کوئی مجھے بتائے گا یہ ہو کیا رہا ہے۔"حنان شاہ درمیان میں بولے۔

"کچھ نہیں ہوا بابا بس لوگ جلدی بدل جاتے ہیں۔میں نے کھانا کھالیا ہے میں رُوم میں جا رہی ہوں۔"وانیہ کہتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

"ازلان بیٹا تم جانتے ہو وانیہ تم سے بہت پیار کرتی ہے۔اگر کسی بات پر کوئی جھگڑا ہوا

ہے تو مل بیٹھ کر صلح کرو۔" حنان شاہ ہمیشہ کی طرح سمجھاتے ہوئے بولے۔

"جی بابا۔" ازلان کہتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔ ایک پل کیلئے وہ وانیہ کے کمرے کے آگے رُکا پھر سر جھٹک کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔

ایسے ہی دن گزرتے گئے نا وانیہ نے ازلان سے دوبارہ بات کی نا ازلان نے وانیہ کو منایا۔ حِبہ اور وانیہ زور ملتے تھے۔ ضرار بھی اب ازلان کے ساتھ آفس جاتا تھا۔ عید میں تقریباً ایک ہفتہ رہتا تھا۔ آج نویرا شاہ بھی وانیہ کے ساتھ باسط شاہ کے گھر میں موجود تھی۔ مرد حضرات آفس گئے ہوئے تھے۔ شادی کی تیاریاں دونوں گھروں میں زور و شور سے چل رہی تھی۔ نویرا شاہ اور تیمینہ شاہ دونوں تقریباً روز بازار جاتی تھیں۔ جبکہ حِبہ اور وانیہ گھر میں رہ کر اپنی مستی میں رہتی تھی۔

نویرا شاہ کب سے حِبہ اور وانیہ کو بازار جانے کا کہہ رہی تھی۔ کیونکہ وہ چاہتی تھی کہ دونوں مین فنکشن کے ڈریسز اپنے پسند کے لے لیں۔ مگر وہ دونوں تو ٹَس سے مس بھی نہیں ہو رہی تھی۔ آخر آج نویرا شاہ اور تیمینہ شاہ نے دونوں کی زبردست کلاس لی۔ جس کے بعد دونوں منہ بناتی وانیہ کی گاڑی پر مال کی طرف روانہ ہوئی۔

"یار مجھے لگتا ہے ہمیں ضرار بھائی کو ساتھ لانا چاہیے تھا۔ماما اور چھوٹی ماما دونوں نے کہا تھا لیکن اُس ٹائم غصے میں بنا سوچے نکل آئے۔"حِبہ مال میں موجود ہجوم کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"شاہ سے اچھا میں ازی کو لیتی آتی لیکن میں اُس سے بہت ناراض ہوں اور اُس نے ایک دفعہ بھی مجھے نہیں منایا۔"ازلان کو یاد کرتی وانیہ سینٹی ہو گئی کیونکہ وہ پہلی بار اتنے دن بِنا ازلان سے بات کیے رہی تھی۔اور اِس کا قصوروار بھی وہ ضرار کو سمجھ رہی تھی۔

"اچھا اداس نا ہو پہلے ہم آئسکریم کھاتے ہیں پھر شوپنگ سٹارٹ کریں گیں۔"حِبہ وانیہ کا ہاتھ پکڑتی سامنے آئسکریم کارنر میں اینٹر ہوئی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کون سی آئسکریم کھاؤ گی۔"حِبہ نے اُس سے پوچھا جو آئسکریم فلیور دیکھ رہی تھی۔

"میرا دل چاہ رہا ہے کہ سارے لے لوں لیکن چلو چاکلیٹ فلیور لے لو میرا۔"آئسکریم کے دیکھتے ہی وانیہ کی ساری اداسی غائب ہو گئی۔

"میں بھی پھر چاکلیٹ فلیور لیتی ہوں۔"حِبہ آرڈر کر کے وانیہ کے ساتھ وہیں چیئر پر بیٹھ گئی۔

"وانییی یہ ضرار بھائی یہاں کیا کر رہے ہیں۔"اِرد گرد نظر دوڑاتے حِبہ کی نظر ضرار پر پڑی جو دائیں طرف کی ایک ٹیبل پر کسی لڑکی کے ساتھ بیٹھا تھا۔لڑکی کی حِبہ اور وانیہ

کی طرف پیٹھ تھی۔

"ضرار کو چھوڑو یہ لڑکی کون ہے؟"وانیہ ضرار کے ساتھ کسی لڑکی کو دیکھ کر فوراً غصے میں آئی۔

"ہیں س بھائی اور وہ بھی کسی لڑکی کے ساتھ۔"حِبہ بھی ضرار کو کسی لڑکی کے ساتھ دیکھ کر حیران ہوئی۔اتنے میں اُس کی نظر ازلان اور اسکے ساتھ ایک اور لڑکی پر پڑی۔دونوں کے ہاتھ میں دو دو آئسکریم کے کپ تھے۔

"یہ ازی کا بچہ بھی یہاں ہے۔"وانیہ ازلان کو ایسے دیکھتے بلکل شوک ہو چکی تھی۔

"وانیہ ہمارے شوہر ہم سے بے وفائی کر رہے ہیں۔"حِبہ رونی صورت بنا کر بولی۔

"اِن بے وفاؤں کی تو ایسی کی تیسی۔چلو زرا اِن کا دماغ درست کریں۔"وانیہ حِبہ کو کھینچتی غصے سے ضرار وغیرہ کی ٹیبل کی طرف بڑھی۔جہاں وہ دونوں لڑکیوں کے ساتھ بیٹھ کر اب آئسکریم سے انصاف کر رہے تھے۔

"ارے واہ یہاں تو پارٹی چل رہی ہے اور ہمیں تو کسی نے بلایا ہی نہیں کیوں حِبہ۔"اُن کے قریب جاتے وانیہ نے طنزیہ انداز میں کہا۔جبکہ حِبہ اور وانیہ کے دیکھ کر ضرار اور ازلان کا سانس رُک گیا۔

"کوئی بات نہیں وانی اب ہم خود آ گئے ہیں۔"حِبہ اور وانیہ ساتھ والی ٹیبل سے ایک

ایک چیئر اُٹھا کر بیٹھ گئی۔

"کون ہو تم دونوں اور ایسے کسی کی پرائیویسی میں دخل کیوں دے رہی ہو؟" دونوں میں سے ڈرک براؤن بالوں والی لڑکی تیکھے لہجے میں بولی۔

"پرائیویسی ہمممم ویری نائس۔" وانیہ نے اُس کی بات پر گھور کر ضرار اور ازلان کو دیکھا۔ جو مجرموں کی طرح سر جھکا کر بیٹھے تھے۔

"ڈارلنگ کون ہیں یہ لڑکیاں؟" لائٹ براؤن بالوں والی لڑکی ضرار کا بازو تھامتے ہوئے ایک ادا سے بولی۔ جہاں اُس کی اِس حرکت پر وانیہ اور حِبہ کا چہرہ غصے سے لال ہوا وہیں ضرار اور ازلان کا چہرہ فق ہو گیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سارہ یہ یہ وہ......." ضرار نے فوراً سارہ نامی لڑکی کا بازو جھٹکا۔

"ہنی بول بھی دو کیا یہ وہ کر رہے ہو؟" سارہ دوبارہ ضرار کے قریب ہوئی۔ وہیں وانیہ کا صبر کا پیمانہ لبریز ہوا۔ وانیہ ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اُٹھی اور ایک آئسکریم کو کپ پورا سارہ پر اُلٹ گیا۔

"ہاؤ ڈیئریو۔" سارہ اپنے کپڑوں کا حال دیکھ کر چلائی۔

"نو بے بی ہاؤ ڈیئر یو ٹو ٹچ مائے ہسبینڈ؟" وانیہ نے دوسرا کپ بھی سارہ پر خالی کر دیا۔ سارہ کو دیکھتی دوسری لڑکی جس کا نام سونیا تھا وانیہ کی طرف بڑھی۔ لیکن بیچ میں

حِبہ نے پاؤں اڑایا۔ جس سے وہ منہ کی بَل گرٹی۔ حِبہ نے بھی ٹیبل پر پڑے دونوں آئسکریم کے کپ سونیا پر گرا دیے۔

"بہت شوق ہے نا دوسروں کے شوہروں کے ساتھ آئسکریم کھانے کا اور چپک چپک کر باتیں کرنے کا اب اچھی طرح کرو۔ چلو وانیہ۔" حِبہ دونوں لڑکیوں کو سناتی بِنا ضرار اور ازالان کی طرف دیکھے وانیہ کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے نکل گئی۔

"ضرار یہ ابھی ابھی کیا ہوا تھا؟" ازلان دونوں لڑکیوں کو دیکھتا حیرت سے ضرار سے بولا۔ جو خود ابھی تک بے یقینی کی حالت میں کھڑا تھا۔

"بھائی پہلے ہماری بیویاں صرف ناراض تھی اب تو سمجھو شادی کینسل۔" ضرار نے بے بسی سے ازلان کی طرف دیکھا۔

"ہمیں انہیں گھر جانے سے پہلے رُوکنا ہو گا۔ اور اصل بات بتانی ہو گی۔" ازلان اور ضرار دونوں باہر کی طرف بھاگے کیونکہ وانیہ اور حِبہ مال سے باہر جا چکی تھی۔

(ازلان اور ضرار صبح آفس تھے۔ آج اُن کی صرف ایک میٹنگ تھی جو جلد ہی ختم ہو گئی تھی۔ دونوں اپنی بیویوں کو منانے کیلئے اُن کا گفٹ لینے مال چلے آئے۔ ابھی وہ دونوں چیزیں دیکھ رہے تھے کہ باسط اور حنان شاہ کے بزنس پارٹنر جلال صاحب کی دونوں بیٹیاں جو بگڑی ہوئی امیر زادیاں تھیں اُن دونوں سے ملی۔ دونوں لڑکیوں نے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انہیں آئسکریم کھانے کی آفر کی جو بہت مجبوراًازلان اور ضرار کو قبول کرنی پڑی۔ابھی وہ آئسکریم کھانے ہی لگے تھے کہ وانیہ کی آواز سُن کر دونوں کی سانسیں اٹکی کیوں کہ وانیہ اور حِبہ کا لہجہ صاف بتا رہا تھا کہ وہ دونوں غلط فہمی کا شکار ہو گئی ہیں۔سب سے بڑی گڑ بڑ تب ہوئی جب سارہ نے ضرار کا بازو پکڑا۔پھر جو آگے ہوا وہ تو سب کو پتہ ہی ہے)۔

"آئی کانٹ بلیو کے ضرار بھائی ایسے کر سکتے ہیں۔"گاڑی میں بیٹھتے حِبہ نے بولا۔

"کیوں تمہارا بھائی کوئی چھوٹا کاکا ہے جو ایسے نہیں کر سکتا آخر باہر رہ کر آیا ہے۔ایسے تو ہونا ہی تھا۔"وانیہ دانت پیس کر بولی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"باہر نکلو حِبہ تم ازلان کے ساتھ دوسری کار میں چلی جاؤ میں آج اپنی بیوی کے ساتھ جاؤ گا۔"ضرار نے اچانک کار کا دروازہ کھول کر حِبہ کو باہر نکالا اور فٹافٹ خود اُس کی جگہ پر بیٹھ کر دروازہ بند کر دیا۔یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ وانیہ اور حِبہ دونوں کو ہی سمجھ نا آیا کہ اُن کے ساتھ ہوا کیا ہے۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے مسٹر۔"وانیہ فُل غصے سے بولی۔

"چھوڑو مجھے میں وانیہ کے ساتھ جاؤں گی بھائی یہ آپ نے اچھا نہیں کیا۔"ازلان حِبہ کو کھینچتا اپنی کار کی طرف لے جا رہا تھا جب وہ بھی غصے سے چیخی۔

"چُپ کرو حِبہ سارے کیا سوچیں گیں۔" ازلان اِدھر اُدھر لوگوں کو رُکتا دیکھ کر بولا۔

"جو مرضی سوچیں میری بلا سے مجھے چھوڑیں۔ آئی سیڈ جسٹ لیو می۔" اِس بار حِبہ تھوڑا آہستہ بولی۔

"چپ کرو اور کار میں بیٹھو اب آواز نکلی نا تو زبان کاٹ دوں گا۔" ازلان نے حِبہ کو فرنٹ سیٹ پر بیٹھاتے گھور کر کہا۔ اور خود دوسری طرف سے آکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔

"مجھے وانیہ کے ساتھ جانا ہے۔" حِبہ منمنائی۔

"میں بھی وانیہ کا ہی بھائی ہوں۔" ازلان اُس کی طرف مڑا۔

"اب آپ کیوں آئے ہیں۔ جا کر اب بھی ڈیٹ ماریں نا اُن بد تمیز لڑکیوں کے ساتھ۔" حِبہ ازلان کو گھورتے ہوئے بولی۔

"یار تم لوگوں نے اُن دونوں کا حال ہی اتنا خراب کر دیا تھا کیسے ڈیٹ مارتے۔" ازلان شرارت سے بولا۔

"آآاپ سچ میں... "حِبہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

"ارے یار میں مزاق کر رہا تھا پلیز رُو مت۔" حِبہ کے آنسو دیکھ کر ازلان بوکھلا گیا۔

"آپ نے کہا آپ اُن کے ساتھ سچ میں ڈیٹ..." حِبہ رونے کے درمیان بولی۔

"بکواس کی تھی میں نے۔" ازلان بے چارگی سے بولا جو اُس کے مزاق پر رونے لگی تھی۔

"پھر بتائیں وہ آپ کے ساتھ کیا کر رہی تھی۔" حِبہ کی سوئی ابھی بھی وہیں اٹکی تھی۔ ازلان نے ایک گہرا سانس لیا اور ساری بات حِبہ کو بتائی۔

"تو پہلے بتانا تھا نا یہ سب میرے اتنے انمول آنسو ضائع کروا دیے۔" ساری بات سننے کے بعد حِبہ سکون سے بولی۔

"میں نے ضائع کروائیں ہیں۔" ازلان نے حیرت سے اُسے دیکھا۔ جو آرام سے سارا الزام ازلان پر لگا چکی تھی۔

"اچھا اب شاپنگ کریں۔" حِبہ اُس کی بات اگنور کر کے بولی۔

"کس خوشی میں۔" ازلان نے آئبرو اچکائے۔

"افکورس ہماری شادی کی خوشی میں۔ اِس لیے تو میں اور وانیہ آئے تھے۔" حِبہ اُسی سکون سے بولی۔

"تمھیں خوشی ہے شادی کی۔" ازلان سامنے دیکھتے ہوئے بولا۔

"اب شادی ایک ہی بار ہوتی ہے خوش تو ہونا پڑے گا۔" حِبہ نے مسکرائٹ دبائی۔

"نا تم ہزار بار کرنا لیکن صرف میرے ساتھ۔" ازلان اِس سے زیادہ دیر سیر ئس نہیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہو سکتا تھا۔

"ہاہاہا ویری فنی۔" حِبہ آنکھیں گھما کر بولی۔

"چلو میڈم اندر چلیں واپس وانیہ سے بھی پوچھتا ہوں۔ اُن کی ناراضگی دور ہوئی کے نہیں۔" ازلان گاڑی سے باہر نکلتا وانیہ کو فون ملاتے ہوئے بولا۔

"میں کہہ رہی ہوں کہ ابھی کے ابھی میری گاڑی سے اُتریں۔" وانیہ پھر سے چیخی۔

"میری بیوی کی گاڑی ہے تمہیں کیا پروبلم ہے۔ کہیں تم میری بیوی تو نہیں ہو۔" ضرار وانیہ کی طرف مڑتے ہوئے شرارت سے بولا۔

"میں آپ کی بیوی نہیں ہوں۔" وانیہ غصے سے دانت پیس کر بولی۔

"اوہ پھر تو تمہیں پرابلم نہیں ہونی چاہیے۔" ضرار سکون سے بولا۔ جبکہ وانیہ نے غصے سے سٹیرنگ پر گرفت مضبوط کرلی۔

"مسٹر ضرار شاہ میں وانیہ ضرار شاہ ہوں آپ کی منکوحہ ہوں نا کہ بیوی۔" وانیہ کا چہرہ غصے سے لال ہو چکا تھا۔

"لیکن سارہ پر آئسکریم گراتے ہوئے تو تم نے کہا تھا کہ میں تمہارا شوہر ہوں۔" ضرار یاد کرتے ہوئے بولا۔

"ہاں ہاں اُس آدھے کپڑوں والی سارہ کے سامنے تو بہت بے عزتی ہوئی گئی ہے نا۔ اُس

پر تو آئسکریم گرنے کا کچھ زیادہ ہی دکھ ہو گا۔ آخر کو اُس کے بھائی جو لگے۔" سارہ کا نام لیتے وانیہ پھٹ پڑی۔

"توبہ یار میں اُس کا بھائی نہیں ہوں۔" ضرار بظاہر سنجیدگی سے بولا مگر آنکھوں میں صاف شرارت چمک رہی تھی جو وانیہ کو جیلس ہوتا دیکھ کر مزید بڑھ گئی۔

"تو کیا پھر میرے بھائی ہیں؟" وانیہ بنا سوچے بولی۔ لیکن اپنے جملے پر غور کرتی ہونٹ بھینچ گئی۔

"استغفار یار کیوں میرا اکلوتا نکاح توڑ رہی ہو۔" ضرار نے فوراً کانوں کو ہاتھ لگایا۔

"بہت غم میں اکلوتے نکاح کا اب یہ بھی نہیں رہے گا۔ اُس سارہ سے کر لیں نا دس بارہ نکاح۔" وانیہ جل کر بولی۔

"تم مجھے اجازت کے ساتھ دھمکی دے رہی ہو؟ پہلے پوری بات سن تو لو پھر فیصلہ کرتی رہنا۔" ضرار پھر سے اُس کی طرف مڑا۔

"میری بلا سے جو مرضی کریں۔ آئی ڈونٹ کیئر۔" وانیہ سامنے دیکھتی لاپرواہی سے بولی۔

"لیکن سارہ کے سامنے تو کوئی کہہ رہا تھا کہ"۔۔۔۔۔

"اچھا بس بس زیادہ آور ہونے کی ضرورت نہیں ہے اُترے میری کار سے۔" وانیہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضرار کی بات کاٹتے ہوئے بولی۔

ویسے وہ آدھے کپڑوں والی سارہ کچھ زیادہ چھچھوری تھی۔" وانیہ منہ بنا کر بولی۔

"بہت زیادہ پتا ہوا کیا...... "ضرار نے وانیہ کو سارہ اور سونیا سے ملنے والی ساری بات بتائی۔ جو سننے کے بعد وانیہ پُر سکون ہو گئی۔

"اِن دونوں چڑیلوں کی اتنی ہمت کے میرے بھائی اور شوہر پر ڈورے ڈالیں۔ لگتا ہے ایک اور سبق سکھانا پڑے گا۔" وانیہ کو ضرار اور ازلان دونوں بہت پیارے تھے۔

"سبق تو تم سکھا چکی ہو۔" ضرار بولا۔

"ہنہہ وہ تو میرے شوہر کو ہاتھ لگانے کی سزا تھی ابھی ڈورے ڈالنے والی سزا باقی ہے۔" وانیہ نے بے خیالی میں میرا شوہر کہہ دیا تھا۔

"سنو ابھی بھی خفا ہو؟" ضرار آنکھوں میں سوال لیے وانیہ کی طرف دیکھنے لگا۔

"ارے نہیں آپ کی کیا غلطی تھی وہ آدھے کپڑوں والی سارہ آپ کو چپکی۔" وانیہ نے بھی اُس کی طرف دیکھا۔

"میں سارہ والی بات نہیں کر رہا۔" ضرار یکدم سنجیدہ ہوا۔

"تو پھر کون سی..... آہ اچھا وہ بات۔" وانیہ کو فوراً یاد آیا۔

"نہیں میں اب ناراض نہیں ہوں بس غصہ تھی۔ جواب ختم ہو گیا ہے۔ لیکن آپ کو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے منانا ہی پڑے گا شاہ۔" وانیہ نظریں جھکا کر بولی۔

"ضرار شاہ اپنی جنگلی بلی کو ضرور منائے گا۔" ضرار مسکرایا۔

"جنگلی ہو گے آپ بلکہ ساتھ میں آپ کا وہ سالا بھی۔" وانیہ ضرار کو گھور کر بولی۔

"یار ازی کو تو معاف کر دو۔" ضرار بے چارگی سے بولا۔

"کیوں معاف کروں اُس سالے کو ایک دفعہ بھی مجھے منانے کی کوشش نہیں کی۔" وانیہ پھر سے اُداس ہو گئی۔

"لو آگیا تمہارے بھائی کا فون۔" ضرار کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ ازلان کی کال آگئی۔

"دیکھا اب اُس کے پاس میرا نمبر ہی نہیں ہو گا۔" وانیہ رونی صورت بنا کر بولی۔

"ہیلو ازی ہاں بولو... نہیں ہم ابھی یہی ہیں.... اچھا ٹھیک ہیں ہم بھی آتے ہیں۔"

"ازی کہہ رہا ہے ایک دفعہ شوپنگ کر کے گھر چلیں گیں۔ چلو ہم بھی اندر چلیں۔" ضرار فون بند کرتے کوئے بولا۔

"اچھا چلیں۔" وانیہ کے آرام سے مان جانے پر ضرار نے حیرت سے اُسے دیکھا۔

"دیکھیں میں بہت شریف ہوں سب کی باتیں مانتی ہوں بس جو مجھ سے پنگا لیتا ہے اُسے میں نہیں چھوڑتی۔" ضرار کی حیرانی سمجھتے ہوئے وانیہ نے وضاحت دی۔

(واللہ ایسی شریف بیوی اللہ کسی کو نا دے صرف مجھے ہی کافی ہے)۔ ضرار نے دل میں

سوچا۔

"ہمم چلو۔" وہ کہتا ہوا باہر نکلا وانیہ بھی ساتھ ہی باہر نکلی۔

"ارے توبہ توبہ تیمینہ یہ کیا بے شرمی ہے۔ ہفتے بعد شادی ہے اور یہ چاروں ایک ساتھ گھوم رہے ہیں۔" ثمرین شاہ جو کہ تیمینہ بیگم کی بھابھی اور ضرار اور وانیہ کی مامی تھی انہیں ایک ساتھ آتا دیکھ کر بولی۔

"ارے ضرار تمہیں میں نے کتنا مس کیا۔" عالیہ ضرار کے قریب آتے ہوئے بولی۔ جو ثمرین اور فرقان شاہ کی اکلوتی بیٹی تھی۔ اور بچپن سے ضرار پر لٹو تھی۔ جس کے باعث وانیہ کو اُس سے خدا واسطے کا بیر تھا۔

"ارے علیہ تم کب آئی۔" حِبہ ملازمہ کو سامان پکڑاتے ہوئے بولی۔

"میں تو کب سے آئی تھی بس تم لوگوں کو ہی فرصت نہیں تھی گھر آنے کی۔ شاہ تم کیسے ہو؟" عالیہ حِبہ کو جواب دے کر ضرار سے بولی۔

"سوری ٹو سے عالیہ لیکن ضرار کو شاہ صرف میں کہتی ہوں۔ کسی اور کا کہنا تو شاہ کو پسند ہی نہیں ہے۔ صحیح کہا نا میں نے شاہ۔" وانیہ شاہ کو وارن کرتی نظروں سے دیکھتے ہوئے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بولی۔

"بلکل وانی ٹھیک کہا تم نے۔" ضرار وانیہ کی تائید کرتے ہوئے بولا۔ بیچارہ پہلے اتنی مشکل سے وانیہ کو منانے میں کامیاب ہوا تھا۔

"اچھا شاہ میں اوپر جارہی ہوں زرا ہمارے رُوم کی الماری میں یہ ڈریسز ہینگ کر دوں۔" وانیہ عالیہ کو جتاتی نظروں سے بولی۔

"چلو میں بھی ساتھ چلتا ہوں تمہارے۔" ضرار بھی عالیہ کو اگنور کرکے وانیہ کے ساتھ اوپر چلا گیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"دیکھا دیکھا کتنی بے شرم لڑکی ہے۔ نا سلام نا دعا سیدھا ضرار کے کمرے میں چلی گئی۔ ابھی سے اِس کا یہی حال ہے تو شادی کے بعد کیا ہو گا۔" ثمرین شاہ تیمینہ شاہ کے کم بھرتے ہوئے بولی۔ کیونکہ وہ چاہتی تھی عالیہ اور ضرار کی شادی ہو۔

"ایسی بات نہیں ہے بھابھی۔ عالیہ کی بات سے وہ ہرٹ ہوئی ہے اور ابھی تو ویسے بھی وہ بچی ہے۔" تیمینہ بیگم وانیہ کی بات کرتے ہوئے پیار سے بولی۔

"ارے عالیہ نے تو بس ایسے ہی بات کی تھی ایسے بھڑکنے کی کیا ضرورت تھی تمہاری چہیتی کو۔" ثمرین بیگم جل کر بولی۔

"آنٹی میری بہن کے خلاف بولنے سے اچھا ہے اپنی بیٹی کو قابو کرلیں۔ جو یہ جانتے

ہوئے بھی کہ ضرار کی شادی ہونے والی ہے اُس کے آگے پیچھے پھرتی ہے۔"ازلان نے فوراً آوانیہ کی سائیڈ لی۔کیونکہ وہ کوئی بھی غلط بات برداشت نہیں کرتا تھا۔

"بلکل صحیح کہہ رہا ہے بچہ چلو ثمرین بیگم اپنی بیٹی کو سنبھالو اور گھر چلو۔"فرقان شاہ نے اندر داخل ہوتے ساری بات سُن کی تھی۔اِس لیے غصے سے بولے۔کیونکہ وہ جانتے تھے غلطی اُن کی بیوی کی ہی ہو گی۔

"ہنہہ مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے یہاں آنے کا۔چل عالیہ۔" ثمرین بیگم عالیہ کو ساتھ لیتی باہر کی طرف بڑھ گئی۔

"تیمینہ اپنے بھائی کو معاف کر دینا۔میں ثمرین کی زبان بند نہیں کرا سکتا۔"فرقان شاہ بے بسی سے بولے۔

"ارے بھائی آپ معافی مت مانگیں میں سب جانتی ہوں۔"تیمینہ بیگم اُن کو ٹوکتے ہوئے بولی۔

"اچھا اب میں چلتا ہوں شادی پر ملاقات ہو گی۔"فرقان شاہ باہر کی طرف بڑھ گئے۔

"تمہارا بی پی کیوں ہائے ہو جاتا ہے عالیہ کو دیکھ کر۔"ضرار کمرے میں پہنچ کر وانیہ سے بولا۔

"کیونکہ وہ آپ پر ڈورے ڈالنے کی کوشش کرتی ہے شاہ۔اور کیسے آپ کو وہ شاہ بلا

رہی تھی۔ حالانکہ آپ کو شاہ بلانے کا حق صرف مجھے ہے۔" وانیہ بیڈ پر بیگ پٹخ کر بولی۔ وہ بچپن سے ضرار کو شاہ کہتی تھی۔ اُس کے علاوہ کسی کو اجازت نہیں ہوتی تھی کہ وہ ضرار کو شاہ بلائے۔

"اووووو اتنا غصہ اتنی جیلسی۔" ضرار مزے لیتا ہوا بولا۔

" بلکل ہوتی ہے جیلسی یار جب کوئی آپ پر ڈورے ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔" وانیہ بنا مڑے بولی۔

" اتنی محبت کرتی ہو مجھ سے۔" ضرار وانیہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا۔ اتنے میں دھماکے دار آواز سے رُوم کا دروازہ کھول کر ازلان اور حِبہ اندر آئے۔ وانیہ جلدی سے اپنا ہاتھ ضرار سے چھڑواتی فاصلے پر کھڑی ہوئی۔

"خوشخبری خوشخبری خوشخبری۔" ازلان اندر آتے جوش سے بولا۔

"شادی کینسل۔" وانیہ نے ایکسائیٹڈ ہوتے ہوئے پوچھا۔ جبکہ اُس کی اِس بات پر ضرار اور حِبہ اُسے گھورنے لگے۔

"نہیں بہن تمہاری نا ہونے والی سوتن جو شروع سے تمہاری نند تھی اپنے گھر چلی گئی ہے۔" ازلان چسکا لے کر بولا۔

"مطلب..." وانیہ اور ضرار ایک ساتھ بولے۔

"مطلب عالیہ اپنی پھاپھے کٹنی امّاں کے ساتھ اپنے گھر واپس چلی گئی ہے۔" حِبہ ہنستے ہوئے بولی۔

"یاہووووو..." وانیہ ایسے خوشی سے اُچھلی جیسے اُسے کسی نے سونے کی کان گفٹ کر دی ہو۔

"بُری بات حِبہ مامی کو ایسے نہیں بولو۔ بلکل فسادی بولو۔" ضرار حِبہ کو ٹوکتے آخر میں شرارت سے بولا۔ جس پر چاروں کو ایک ساتھ قہقہ گونجا۔

"وانی کیا ہم بات کر سکتے ہیں۔" گھر آ کے وانیہ اپنے کمرے میں جا رہی تھی جب ازلان نے اُسے مخاطب کیا۔

"آجاؤ ازی۔" وانیہ گہری سانس لے کر بولی۔

"کیا میں معافی مانگ سکتا ہوں؟" ازلان کمرے میں انٹر ہوتے ہوئے بولا۔

"غداری کی معافی مانگنا چاہ رہے ہو نا؟" وانیہ شرارت سے بولی۔

"ہاہاہا پھر تو تم بھی غدار ہو۔" ازلان ہنستے ہوئے بولا۔

"اچھا ویسے ازی ہم نے سوچا کیا تھا اور ہو کیا رہا ہے۔" وانیہ ہنستے ہوئے بولی۔

"ہاں پلان تو ہم نے ایسے بنائے تھے جیسے سچ میں ہماری شادی کینسل ہو جائے گی۔" ازلان بھی یاد کرتے ہوئے بولا۔

"تم حِبہ سے محبت کرنے لگے ہو نا؟" وانیہ نے اچانک ہی اُس سے سوال کیا۔

"ہاااااب تم سے کیا چھپانا۔ حِبہ سے تو مجھے بچپن سے محبت تھی۔ بس تمہارے ڈر سے نہیں بولتا تھا۔" ازلان ٹھنڈی آہیں بھرتے ہوئے بولا۔

"اللہ اللہ ازی میں تمہیں ظالم بہن لگتی ہوں جو تمہاری محبت کی داستان میں ایک ظالم نندکا رول پلے کروں گی۔" وانیہ غصے سے اُس کی طرف مڑی۔

"ہاہاہاہااااایک بات بتاؤ تمہیں بھی شاہ سے محبت ہوئی ہے یا میں تمہیں محبوب آپ کے قدموں والا تعویز لا دوں۔" ازلان آنکھ مار کر بولا۔

"توبہ ازی کیسے بھائی ہو۔ کوئی اپنی بہن سے بھی ایسی باتیں کرتا ہے۔" وانیہ ہنسی ضبط کرتے ہوئے بولی۔

"ہائےےےے ایسی جنگلی بہن تو خود ہی محبوب کو قابو کر لے گی۔ اُسے تعویز کی ضرورت ہی نہیں ہے۔" ازلان ہنسی سے لوٹ پھوٹ کو کر بولا۔

"دفعہ ہو جاؤ ازی۔ اللہ کرے حِبہ تم سے سارے برتن دھلوائے آمین۔" وانیہ ازلان کو تکیہ مارتی ہوئی بولی۔

"ہاہاہاہاہاوانیہ بس بھی کرو اب۔" ازلان وانیہ کے وار سے بچنے کیلئے دوسرے تکیہ سے اُسے مارنے لگا۔

تھوڑی دیر بعد پورا کمرہ کپاس سے بھرا پڑا تھا۔اور دونوں بیڈ پر بیٹھے ہنسی سے بے حال تھے۔نویرا شاہ جو وانیہ اور ازلان کو بلانے آئی تھی۔آ گے کمرے کا حال دیکھ کر اُن کا پارہ ہائی ہو گیا۔

"یہ سب کیا ہے؟" نویرا شاہ غصے سے بولی۔وہ دونوں جو ابھی لڑنے میں مصروف تھے ایک دم تیر کی طرح سیدھے ہوئے۔

"کوئی حال ہے تم دونوں کا۔ایک ہفتے بعد تم دونوں کی شادی ہو اور یہاں ایسے گدھوں کی طرح لڑ رہے ہو۔ کہیں سے لگتا ہے تم لوگ گھوڑے جتنے ہو۔" نویرا بیگم غصے سے دونوں کو گھور کر بولی۔

"ماما پہلے آپ سوچ لیں ہم گدھے کی طرح لڑ رہے ہیں یا گھوڑے جتنے ہیں۔" ازلان ہنسی کنٹرول کر کے بولا۔

"تم نے جوتے کھا لینے ہیں اب۔پانچ منٹ میں کمرہ صاف ہونا چاہیے۔میں آ کر چیک کرو گی۔" نویرا بیگم کے جاتے ہی دونوں پھر سے ہنسنے لگے۔

"ازی اب چپ چاپ میرے ساتھ رُوم صاف کرو۔ نہیں تو ماما نے جوتے مارنے

ہیں۔" وانیہ بیڈ سے اُٹھتے ہوئے بولی۔

"تمہارا کمرہ ہے تم خود صاف کرو۔" ازلان ریلیکس ہو کر بولا۔

"ازی میں نے تمہیں ایک لگانی ہے۔" وانیہ وارن کرتے ہوئے بولی۔

"اچھا بلیک میلر اُٹھ رہا ہوں۔" ازلان اُٹھتے ہوئے بولا۔ پھر دونوں نے واقع نویرا شاہ کے جوتوں سے بچنے کیلئے پانچ منٹ میں کمرہ چمکا دیا۔

"کیا خیال ہے پھر؟" وانیہ نے اُن تینوں کو دیکھتے پوچھا۔

"بہت خیال ہے۔" ازلان گلاسز اُتارتے ہوئے بولا۔

"نہیں وانی گلا خراب ہو جائے گا۔" ضرار نے ٹوکا۔

"یار اتنا کھٹا نہیں کھاؤ۔" حِبہ بھی منمنائی۔

"تم دونوں بہن بھائی خاموشی سے کھڑے ہو جاؤ۔ میں اور ازی اکیلے کھالیں گیں۔" وانیہ نے حِبہ اور ضرار کو گھوری سے نوازا۔ وہ چاروں گول گپے کھانے آئے تھے۔ اور ازی نے گول گپوں کی ریس لگانے کا کہا۔ کہ سب سے زیادہ کون کھاتا ہے۔ لیکن ضرار اور حِبہ دونوں اپنی پُرانی روایت برقرار رکھتے ہوئے منا کر چکے تھے۔

"اوکے میرے تھری کہتے ہی سٹارٹ کریں گیں۔" ازلان پلیٹ پر جھکتے ہوئے بولا۔

"ون"...

"ٹو"...

"تھری"...

تین تک گنتے ہی ازلان اور وانیہ ایسے گول گپے کھانے لگے جیسے آخری بار کھا رہے ہوں۔ جب کہ ضرار اور حِبہ حیرت سے دونوں کو دیکھنے لگے جو نون سٹوپ گول گپے کھائی جا رہے تھے۔

"بس کریں اتنے نا کھائیں آپ لوگ پیٹ خراب ہو جائے گا۔" بیچارا دکان دار بھی دونوں کو اتنے گول گپے کھاتا دیکھ کر بولا۔

"سب ہمارے پیچھے ہی پڑ گئے ہیں۔ اچھا بھائی ویسے بھی میں جیتی ہوں۔" وانیہ منہ صاف کرتے ہوئے بولی۔

"جی نہیں میں جیتا ہوں۔" ازلان جو پانی پینے کیلئے رُکا تھا۔ وانیہ کی بات سنتا تلملا کر بولا۔

"شاہ زرا بتائیں کون جیتا ہے؟" وانیہ اب ضرار سے مخاطب ہوئی۔

"ہاں ازی وانیہ جیتی ہے۔ کیونکہ اُس نے ایک بار بھی پانی نہیں پیا۔" ضرار وانیہ کی

سائیڈ لیتے ہوئے بولا۔

"اوکے فائن۔ لیکن اب مجھے مرچیاں لگ رہی ہیں۔" ازلان ہار مانتے ہوئے بولا۔

"ہارنے والے کو مرچیاں ہی لگتی ہیں۔" وانیہ طنز کرتے ہوئے بولی۔

"مجھے پانی دو۔" ازلان دانت پیس کر بولا۔

"یہ لیں ازی پانی پی لیں۔" حِبہ نے فوراً پانی اُس کی طرف بڑھایا۔

"شکریہ کوئی تو میرا ہے۔" ازلان بوتل لیتے ہوئے بولا۔

"تو اِسی طرح آج کا دن اینڈ ہوا اب گھر چلو۔" ضرار اُن تینوں کو دیکھ کر بولا۔

"اوکے چلیں۔" چاروں گھر کی طرف روانہ ہوگئے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ نہیں ہو سکتا ماما۔ میں نہیں مانتا ایسی رسموں کو۔ وہ میری بیوی ہے۔" ضرار جھنجھلاتے ہوئے تیمینہ بیگم سے بولا۔ جنہوں نے کل سے دونوں دلہنوں کے مایوں بیٹھنے کا اعلان کیا تھا۔

"بیوی نہیں بیٹا جی منکوحہ ہے۔" باسط شاہ نے سکون سے جلے پر نمک چِھڑکا۔

"تو کیا ہوا بیوی ہو چاہے منکوحہ ہے تو میری ہی نا۔" ضرار اور اسکا ایٹیٹیوڈ۔

"بھائی بس چار دن ہی باقی رہتے ہیں ویٹ کر لیں۔"حِبہ بھی بیچ میں بولی۔

"چار دن رہیں یا ایک دن میں اُس سے ملوں گا۔"ضرار ضدی لہجے میں بولا۔

"اگر تم نے اُس سے ملنے کی کوشش کی تو میں شادی کینسل کر دوں گی۔"تیمینہ بیگم نے آخری حربہ استعمال کیا۔جو سید ھا نشانے پہ لگا۔

"اچھا ناماما نہیں ملتا ایسی دھمکیاں تو نا دیا کریں۔"ضرار بے چارگی سے بولا۔حِبہ اور باسط شاہ دونوں نے اپنا قہقہ ضبط کیا۔

"تم بھی ازلان سے نہیں ملو گی۔نا اُس کو ملنے دو گی۔"ضرار حِبہ کو دھمکاتے ہوئے بولا۔

"ممیں کیوں ملنے لگی۔"حِبہ جلدی سے بولی۔

"ہمم گڈ۔"

"یار یہ کیا نئی مُصیبت ہے۔اب ہم پہلے زمانے کی دلہنوں کی طرح پردہ کریں۔وہ بھی شادی سے چار دن پہلے اپنے شوہروں سے۔"وانیہ کی آواز فون سے اُبھری۔وہ چاروں اُس ٹائم کانفرنس کال پر تھے۔ازلان اور وانیہ ازلان کے کمرے میں ایک ساتھ بیٹھے

تھے جبکہ حِبہ اور ازلان اپنے اپنے کمروں میں بیٹھے بات کر رہے تھے۔

"وہی تو میں بھی کہہ رہا ہوں کہ ہمارا نکاح ہوا ہے۔ پھر یہ کیسا پردہ۔" ضرار غصے سے بولا۔

"ہائے رے میں نے سوچا تھا ابھی چار دن ہیں ہم اچھی طرح گھوم لیں گیں مزے کریں گیں۔ پر نہیں یہ ظالم سماج ہمیں جینے ہی نہیں دے گا۔" ازلان منہ بنا کر بولا۔

"چلو کوئی بات نہیں اب شادی کے بعد ملیں گیں۔" حِبہ بولی۔

"ارے ایسے کیسے شادی کے بعد ملیں گیں۔ ہم کل مل رہیں ہیں بس۔ ڈیٹس فائنل۔" وانیہ دوٹوک انداز میں بولی۔

"اچھا اور ہماری ماؤں کا کیا ہو گا۔" حِبہ نے آئیبرو اچکائے۔

"میرے پاس ایک دم مست پلین ہے۔" ازلان جوش سے بولا۔

"کیا جلدی بتا۔" ضرار نے بے تابی سے پوچھا۔

"وہ یہ کہ "..............

"آہ کیا زبردست پلین بنایا ہے میرے بھائی نے۔" وانیہ ازلان کو چیخ مارتے ہوئے بولی۔

"تو ٹھیک ہے پھر کل ملیں گیں۔ گڈ نائٹ۔" ضرار مطمئن ہو کر بولا۔

اُس کے بعد باری باری تینوں نے گڈ نائٹ کہہ کر فون بند کر دیا۔بس اب انہیں کل رات کا بے صبری سے انتظار تھا۔

رات کے سناٹے ہر طرف سنائی دے رہے تھے۔ایسے میں دو سائے دیوار پھلانگ کر اپنے گیٹ سے کچھ دور کھڑی کار میں جا کر بیٹھے۔ایسے ہی سامنے والے گھر کی دیوار سے بھی دو سائے باہر کودے اور گاڑی کا بیک ڈور کھول کر بیٹھ گئے۔اُن کے بیٹھتے ہی گاڑی اپنی منزل کی طرف چل پڑی۔

"یار رات کے دو بجے آئسکریم کھانے کا آئیڈیا کمال تھا ویسے۔"حِبہ آئسکریم کھاتے ہوئے بولی۔اور یہی اُن کا پلان تھا کہ رات کو وہ چوری چھپے آئسکریم کھانے جائیں گیں اور صبح ہونے سے پہلے واپس آ جائیں گیں۔ لیکن اُن کو معلوم نہیں تھا کہ اُن کا یہ پلان اُن پر کتنا بھاری پڑنے والا ہے۔

"آخر ماسٹر مائینڈ کون تھا؟"ازلان فرضی کالر جھاڑ کر بولا۔

"آہو ایڈا تو جہان سکندر۔"حِبہ نے اُس کی غلط فہمی دور کی۔

"یہ جہان سکندر شکر ہے اصل دنیا میں نہیں پایا جاتا ورنہ سارے شوہروں نے مل کر

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اِس کا قتل کر دینا تھا۔"ضرار بدمزہ ہو کر بولا۔

"ہاتھ تو لگا کر دیکھاتے۔"وانیہ بھی آئسکریم پٹخ کر بولی۔

"میری توبہ جو اُس عظیم انسان کی شان میں گستاخی کرو۔"ضرار فوراً کانوں کو ہاتھ لگا کر بولا۔

"ویسے مجھے ایک بات سمجھ نہیں آتی کہ یہ جہان اتنا فارغ آدمی تھا کہ اپنی ہی بیوی پر ہر وقت نظر رکھتا تھا۔"ازلان سوچتے ہوئے بولا۔

"اوئے وہ بس حیا کی حفاظت کرتا تھا۔"حِبہ فوراً جہان کی حمایت میں بولی۔

"اچھا اچھا نہیں بولو کچھ جہان کو نہیں تو یہ دونوں ہمیں کچا چبا جائیں گیں۔"ضرار سرنڈر کرتے ہوئے بولا۔

"نہیں اب اتنی بھی ظالم نہیں ہیں ہم کیوں وانی۔"حِبہ نے وانیہ کی طرف دیکھا۔

"بلکل"وانیہ ہنستے ہوئے بولی۔

"چلو اب گھر چلتے ہیں کسی کو پتہ چلا نا شامت آجانی ہے۔"ازلان کھڑا ہوتے ہوئے بولا۔وہ چاروں فوراً گھر کی طرف روانہ ہوئے جہاں ایک طوفان اُن کا منتظر تھا۔

"ہیلو....جی بابا سب خیریت....اِس وقت....اااچھا آرہے ہیں۔"ضرار کو کار میں باسط شاہ کی کال آئی۔جو سننے کو ملا اُس نے ضرار کو پریشان کر دیا۔

"کیا شاہ بڑے بابا کیا کہہ رہے تھے؟" وانیہ نے پوچھا۔

"سید ھا شاہ ہاؤس چلو۔" ضرار پریشانی سے ازلان سے بولا جو گاڑی چلا رہا تھا۔ جبکہ ضرار کی بات سنتے ہی تینوں کی چہروں کا فق ہو گیا۔

"وہیں رُک جاؤ چاروں کے چاروں۔" جیسے ہی چاروں گھر میں اینٹر ہوئے باسط شاہ گرجدار آواز میں بولے۔

"باباسب خیریت تو ہے نا؟" ضرار تھوک نگل کر بولا۔

"خیریت کے کچھ لگتے۔ کہاں گئے تھے تم چاروں گھر سے بھاگنے کی کوشش کر رہے تھے نا۔" باسط شاہ غصے سے گویا ہوئے۔ اُن کا یہ الزام سُن کر چاروں کے منہ کھل گئے۔

"ہم کیوں بھاگیں گیں بڑے بابا۔" ازلان اُلجھ کر بولا۔

"چپ کر گدھے ہمیں نسرین (کام والی) نے بتایا ہے کہ تم چاروں بھاگ گئے ہو گھر سے۔" حنان شاہ اُسے جھڑک کر بولے۔

"ہااا بابا یہ جھوٹ ہے ہم تو آئسکریم کھانے گئے تھے۔" وانیہ سے الزام برداشت نا ہوا تو بول پڑی۔

"یہ کون سا وقت ہے آئسکریم کھانے کا۔" نویرا شاہ گھور کر بولی۔

"تو دن میں ملنے کی پابندی لگائی تھی نا آپ لوگوں نے۔"حِبہ معصومیت سے بولی۔

"بے وقوف لڑکی رات میں بھی ملنے پر پابندی ہے۔"تیمینہ بیگم سر پیٹ کر بولی۔

"اوہ ہمیں نہیں پتا تھا اب نہیں ملیں گیں۔پکا۔"وانیہ نے بھی معصوم بننے کی ناکام کوشش کی۔وانیہ کی بات پر سب مسکرانے لگے۔

"چلو اب گھر۔اب شادی تک کرفیو لگ گیا ہے۔"حنان شاہ مسکراتے ہوئے بولے۔اور باہر کی طرف بڑھے۔پیچھے نویرا شاہ بھی ازلان اور وانیہ کو گھورتی نکلی۔وہ دونوں بھی منہ بنا کر گھر کی طرف بڑھے کیوں کہ اب تو شادی تک نہیں ملنا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ کتنا پیارا ہے۔"وانیہ بکرا دیکھتے ہوئے بولی۔

باسط شاہ،حنان شاہ،ازلان اور ضرار آج منڈی سے جا کر دو دو بکرے لے آئے تھے قربانی کیلئے۔کل عید تھی اور پرسُوں مہندی کے فنکشن کی تیاروں نے سب کو گھن چکر بنایا ہوا تھا۔اُس دن کے بعد ازلان حِبہ سے اور ضرار وانیہ سے نہیں ملا تھا۔وجہ دونوں کی اماؤں کا سخت پہرہ تھا۔

"حِبہ ہاتھ نا لگاؤ کاٹ لے گا۔"ضرار شرارت سے بولا۔

"ہیں ں ں س بھائی بکرا بھی کاٹتا ہے۔"حِبہ حیران ہوئی۔

"لو جب تم میڈک کی طرح ٹرٹر کر سکتی ہو تو بکرا بھی کاٹ سکتا ہے۔"ضرار ہنستے ہوئے بولا۔

"بابا!!!!!!!"حِبہ باسط شاہ کی طرف مڑی۔

"ضرار بہن کو تنگ مت کرو۔" باسط شاہ مسکراتے ہوئے بولے۔

"ہاں ویسے بھی کچھ دن کی مہمان ہوں میں۔"حِبہ بولی۔

"کیوں تم بھی کیا بکرے کے ساتھ اُوپر جا رہی ہو؟"ضرار آسمان کی طرف اشارہ کر کے بولا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں نہیں بولتی بھائی۔ بابا دیکھ لیں انہیں۔"حِبہ رونی صورت بنا کر بولی۔ مگر سب کو ہنستا دیکھ کر خود بھی ہنسنے لگی۔

"وانی دیکھو یہ والا بکرا تمہاری طرح لگ رہا ہے۔"ازلان وانیہ کو وائٹ بکرا دیکھاتے ہوئے بولا۔

"اور یہ کالے والا تمہاری طرح۔"وانیہ بھی کالے بکرے کی طرف اشارہ کر کے

بولی۔

"چلواب لڑنے نالگ جانا۔" نویراشاہ بولی۔

"ماما بابا آپ دونوں مجھے مِس کریں گیں شادی کے بعد۔" وانیہ کُرسی پر بیٹھتے بولی۔

"لو مِس کیا کرنا ہم نے تو شکر منانا ہے۔" ازلان مزاق اُڑاتے بولا۔

"دفعہ ہو جاؤ تم تو ازی۔" وانیہ منہ بنا کر بیٹھ گئ۔

"خبردار ازی جو میری بیٹی کو کچھ کہا تو ہم اُسے بہت مِس کریں۔ جب بھی کوئی گلاس پلیٹ ٹوٹے گی تب تب ہمیں وانی یاد آئے گی۔" وانیہ جو نویراشاہ کی آدھی بات سُن کر خوش ہو رہی تھی وہیں باقی آدھی سُن کر ڈھیٹ بن کر ہنسنے لگی۔

عید کا دن آگیا تھا۔ دونوں فیملیز کے گھر ڈھیروں مہمانوں کی آمد تھی۔ جس کے باعث دونوں میں سے کوئی بھی ایک دوسرے کے گھر نہیں جا سکا۔ قربانی کے بعد ازلان اور ضرار بے چارے دونوں گوشت بانٹنے میں لگ گئے۔ جبکہ وانیہ اور حِبہ مزے سے اپنے اپنے گھر فیشل کروا رہی تھی۔ بھئی کل اُن کی مہندی جو تھی۔

آخر کار وہ دن آ ہی گیا جب دونوں جوڑیوں کو مہندی لگائی جانی تھی۔ ضرار اور ازلان کے تو دانت ہی اندر نہیں جا رہے تھے۔ وہ دونوں شدت سے اپنی اپنی بیگم کا انتظار کر رہے تھے۔ ضرار اور ازلان دونوں نے آف وائٹ کلر کی شلوار قمیض ساتھ میں ڈتک گرین کلر کی واسکٹ، شوکنگ پنک کلر کے دوپٹے کی پٹی بنائے گلے میں ڈالے ہوئے بے صبری سے بیٹھے تھے۔ لیکن جیسے ہی اُن کی نظر انٹرنس پر پڑی دونوں کے منہ بن گئے۔ کیونکہ حِبہ اور وانیہ نے بھی بلکل ایک جیسی ڈریسنگ کی تھی۔ دونوں کے ڈارک گرین لہنگے اور شوکنگ پنک کُرتیاں تھیں۔ بال کُھلے ہوئے دونوں طرف سے آگے ڈالے ہوئے تھے اور درمیان میں ماتھا پٹی لگائی ہوئی تھی۔ لائیٹ سا میک اپ کیے دونوں بہت پیاری لگ رہی تھیں۔ لیکن جس چیز کو دیکھ کر ضرار اور ازلان کا منہ بنا وہ تھا دونوں نے شاکنگ پنک دوپٹے سے ہی گھونگھٹ کیا ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے یہ پہچانے میں مشکل ہو رہی تھی کہ حِبہ کون سی ہے اور وانیہ کون سی ہے۔

"یار اِن دونوں میں سے میری بیوی کون سی ہے؟" ضرار جھنجلا کر بولا۔

"بھائی خود ڈھونڈ لیں۔" وانیہ کی دوستوں میں سے ایک بولی۔

"اچھا یہ والی میری ہے۔" ازلان نے دونوں میں سے ایک کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کھینچا۔

"تمہیں کیسے پتا چلا یہ حِبہ ہے۔" وانیہ نے اپنا گھونگھٹ اُٹھاتے حیرت سے ازلان سے پوچھا۔ حِبہ بھی اپنا گھونگھٹ اُٹھا چکی تھی۔اور ازلان کا تکہ بلکل ٹھیک لگا تھا۔

"بس میری بیوی ہے مجھے پتہ تھا کہ یہی حِبہ ہے۔" ازلان سکون سے بولا۔

"زیادہ شوخہ نا ہوا ایک تکہ کیا لگ گیا اِترا رہا ہے۔ آیا بڑا میری بیوی ہے۔" ضرار آخر میں ازالان کی نقل اُتار کر بولا۔

"چلو بچوں اب بیٹھ جاؤ رسم شروع کرنی ہے۔" باسط شاہ کے کہتے چاروں کو بیٹھا کر رسم شروع کی گئی۔

سب رسموں کے بعد ڈانس کا سین آن ہوا۔ ازلان اور ضرار نے اتنے بھنگڑے ڈالے کہ اُن کے دیکھا دیکھی حِبہ اور وانیہ بھی اُٹھنے لگے۔ لیکن نویرا بیگم کی ایک گھوری پر شرافت سے واپس بیٹھ گئے۔ ایسے ہنسی مزاق میں مہندی کا فنکشن اینڈ ہوا اور سب اپنے گھروں کی طرف روانہ ہوئے۔

برات کے فنکشن پر چاروں نے اکٹھی اینٹر کی تھی۔ چاروں ایک ساتھ اتنے پیارے

لگ رہے تھے کہ کچھ نے بے ساختہ ماشاءاللہ کہا۔ وہیں کچھ لوگ حسد اور رشک کی نگاہوں سے دیکھنے لگے۔ حِبہ نے ڈیپ ریڈ میکسی پہنی تھی جبکہ وانیہ نے ڈیپ ریڈ لہنگا پہنا تھا۔ ٹِکہ جھومر لگائے وہ دونوں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ ازلان نے بلیک شروانی اور ضرار نے وائٹ شیروانی پہنی تھی۔

درمیان میں وانیہ چل رہی تھی اُس کی ایک طرف ضرار تھا اور دوسری طرف ازلان۔ ازلان کی دوسری طرف حِبہ تھی۔

"قدم سے قدم ملا کر جب ہم چلیں گیں

دنیا والے تو بُری طرح جلیں گیں نا۔"

وانیہ سے کنڑول نا ہوا تو ہلکی آواز میں اُس نے شعر پڑھا۔ لیکن اُس کی آواز اتنی ہلکی بھی نا تھی کہ باقی تینوں تک نا پہنچتی۔

سٹیج پر پہنچ کے وانیہ نے ازلان کا اور حِبہ نے ضرار کا راستہ رُوکا۔ آخر انھوں نے اپنے پیسے تھوڑی چھوڑنے تھے۔ اِسی طرح دودھ پلائی اور جوتا چھپائی کی بھی رسمیں کر کے وہ ایک ہی دفعہ آرام سے بیٹھیں۔

"یار بہت بورنگ شادی ہے ہماری۔" وانیہ بوریت سے بولی۔

"ہاں میں بھی بُور کو رہا ہوں۔" ازلان جو وانیہ کی ساتھ بیٹھا تھا فوراً سے بولا۔

"تو کچھ کرتے ہیں نا۔" ضرار بھی حل نکالا۔

"کیا؟؟؟؟" تینوں نے ایک ساتھ پوچھا۔

"مجھے کیا پتا میں تو کہہ رہا تھا بس۔" ضرار منہ بنا کر بولا۔

"آئیڈیا بھاگ جاتے ہیں۔" وانیہ چٹکی بجا کر بولی۔

"لیکن ہمارے گھر والے۔" حِبہ نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

"کوئی کچھ نہیں کہتا ویسے بھی رُخصتی ہونے والی ہے۔ اُٹھو اب جلدی۔" ضرار اپنے ساتھ وانیہ کو اُٹھاتے ہوئے بولا۔

"ارے بچوں کیا ہوا کہاں جارہے ہو؟" تیمینہ شاہ اُن کو سٹیج سے اُترتا دیکھ کر بولی۔

"بڑی ماما ہم بھاگ رہے ہیں۔ آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے۔" ازلان شرارت سے بولا۔

"نہیں کوئی اعتراض نہیں ہے اب۔ جاؤ بھاگ جاؤ۔" تیمینہ بیگم ہنستے ہوئے بولی۔

"ارے یہ بچے کہاں جارہے ہیں۔" نویرا شاہ پاس آتے بولی۔ باسط شاہ اور حنان شاہ بھی اُن کے قریب آئے۔

"ہم اصل میں بھاگ رہے ہیں اب۔" ضرار آنکھ مار کر بولا۔

"مطلب۔" وہ اُلجھ کر بولے۔

"مطلب کو چھوڑ و بھاگو وووووو۔"حِبہ کے کہتے ہی چاروں حال سے باہر بھاگے۔ جبکہ باقی سب حیرانی سے دونوں جوڑیوں کو بھاگتے دیکھ رہے تھے۔

****

❤ختم شدہ❤

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین